اور ظلم و جبر کا درس دیا۔ پھر قابیل کی نذر جو اس نے اللہ کے حضور پیش کی، انتہائی گھٹیا کوالٹی کی تھی، یعنی مال کی محبت دل میں گھر کر گئی اور پھر اپنے بھائی کا اسے قاتل بھی بنا دیا۔ سچ فرمایا ہے اللہ کریم نے ﴿ألم أعهد اليكم يابني ادم أن لا تعبدوا الشيطن انه لكم عدو مبين ۞﴾[یس: ٦٠] ''اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے قول و قرار نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے!'' یہ فعل قتل حب زن اور زر پر منتج ہوا۔

اللہ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء و رسل بھیجے:

۱۔ ﴿وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين﴾[الكهف:٥٦] ''ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرا دیں''

۲۔ ﴿يبني ادم اما ياتينكم رسل منكم يقصون عليكم ايتي فمن اتقى واصلح فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۞﴾[الاعراف:٣٥] ' اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم میں سے ہی ہوں جو میرے احکام تم سے بیان کریں۔ تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور درستی کرے۔ سو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

سب سے آخری واعظ و رسول حضرت محمد ﷺ ہیں ﴿يس ۞ والقرآن الحكيم انک لمن المرسلين على صراط مستقيم ۞﴾[یس:١-٣] ''یس۔ قسم ہے قرآن با حکمت کی، کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں سیدھے راستے پر ہیں۔'' پھر فرمایا ﴿وما ينطق عن الهوى ۞ ان هو الا وحي يوحى ۞﴾(النجم:٣-٤) ''اور وہ (محمد ﷺ) نہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ وہ تو وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔'' آپ ﷺ کی تعلیمات کا مجموعہ ''قرآن مجید'' ہے۔ آپ عملی زندگی میں چلتے پھرتے قرآن تھے۔ آپ ﷺ کے اقوال اور اعمال احادیث صحیحہ میں محفوظ ہیں۔ آپ تمام مخلوقات کے لیے تا قیامت رسول ہیں۔ آپ کے بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے وعظ کا فریضہ سر انجام دیا۔ پھر ان کے شاگرد تابعین پھر ان کے شاگرد تبع تابعین نے۔ اس طرح یہ دور حاضر تک پہنچا۔ اس عظیم ترین فریضے کے لیے ''واعظ'' کا ماڈل انسان ہونا ضروری ہے۔

تصحیح مفاہیم قسط: ۱ ابراہیم عبدالرحیم اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ

نظر بد اور اس کا علاج

دنیا کے اکثر معاشروں میں نظر کی تأثیر کا نظریہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی بچہ کھیلتے کھیلتے اچانک بیمار پڑ جائے، کوئی اچھے دودھ والا جانور مر جائے یا کسی بھی ماہر فن شخص کو ناگہانی آفت آجائے تو عموماً لوگ اس کو ''نظر بد کی تأثیر'' سے چسپاں کرتے ہیں اور مصیبت زدہ شخص کو اپنے اپنے عقائد اور نظریات کے مطابق مختلف مشوروں سے نوازتے ہیں۔

اس مضمون میں اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے کہ کیا نظر بد کی کوئی تأثیر پائی جاتی ہے؟ اور اگر پائی جاتی ہے تو شریعت نے علاج کے حوالے سے کیا راہنمائی کی ہے؟

شریعت مطہرہ کی رو سے نظر بد کا لگ جانا حق ہے۔ لیکن سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اس کائنات میں کوئی بھی چیز اللہ جل جلالہ کے ارادے اور تدبیر کے بغیر رونما نہیں ہوتی اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص میں تأثیر اور تصرف کی طاقت نہیں رکھتا خواہ وہ جادوگر ہو، یا نظر بد لگانے والا حاسد۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قل لن یصیبنا إلا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ۞﴾ [التوبۃ: ۵۱] ترجمہ ''کہہ دیجئے اے محمد ﷺ ہمیں صرف وہی چیز پہنچے گی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھی ہوئی ہے، اور وہی اللہ ہمارا کارساز ہے۔ مومنوں کو تو اللہ کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔'' اور اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے ''واعلم أن الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشئ لم ینفعوک إلا بشئ قد کتبہ اللہ لک، ولو اجتمعوا علی أن یضروک بشیء لم یضروک إلا بشئ قد کتبہ اللہ علیک، رفعت الا قلام وجفت الصحف'' [ترمذی ۴/ ۶۶۷ باب ۵۹ ح: ۲۵۱۶] ''یہ بات جان لو کہ پوری امت اکٹھے ہو کر تمہیں فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے تو ہرگز تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکے گی مگر صرف وہی جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھا ہو۔ اور اگر پوری امت جمع ہو کر تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گی مگر وہی نقصان جو اللہ نے تمہارے لیے لکھا ہو۔ قلم ہر چیز کی تقدیر لکھ کر اٹھایا جا چکا، اور صحیفے سوکھ چکے ہیں۔''

نظر بد کی حقیقت اور اس کی تأثیر کی کیفیت صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہونا چاہئے کہ نظر بد کا لگ جانا برحق ہے کیونکہ الصادق المصدوق ﷺ نے فرمایا'' العین حق، ولو کان شئ سابق القدر سبقتہ العین'' [مسلم ح: ۵۶۶۶] ''نظر بد کا لگ جانا برحق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر بد ہوتی۔''

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر نظر بد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ومن شر حاسد إذا حسد ۝﴾ ''اور میں پناہ مانگتا ہوں حسد کرنے والے کے حسد کے شر سے'' امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں ''عائن'' (نظر بد لگانے والا) ایک قسم کا خاص حاسد ہوتا ہے اور وہ عام حاسد سے زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس لیے اس مبارک سورہ میں حاسد عائن کا ذکر آیا ہے کیونکہ نظر بد لگانے والا حاسد ہوتا ہے اور ہر حاسد نظر بد لگانے والا نہیں ہوتا اور جب حسد کے شر سے پناہ مانگی جائے تو نظر بد کی پناہ بھی شامل ہوتی ہے اور یہ قرآن مجید کی شمولِ معانی پر دلالت کرتا ہے۔'' [بدائع الفوائد ۲/۷۵۵]

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وقال یا بنیّ لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة وماأغنی عنکم من الله من شئ إن الحکم إلا لله علیه توکلت وعلیه فلیتوکل المؤمنون ۝﴾ [یوسف: ۷٦] ''اور یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اے میرے بیٹو تم سب ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا، حکم صرف اللہ کا چلتا ہے۔ میرا کامل بھروسہ اس پر ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔'' قرطبیؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے مصر کی جانب نکلنے کا مصمم اردہ کیا تو انہیں اپنے گیارہ ہٹے کٹے ہم شکل اور خوبصورت جوان لڑکوں کے قدم بقدم ملائے ہوئے ایک ہی دروازے سے داخل ہونے پر نظر بد لگنے کا خطرہ محسوس ہوا تو انہیں یہ حکم دیا کہ وہ سب مصر کے ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہوں بلکہ الگ الگ ٹولیوں میں چاروں دروازوں سے گزر جائیں۔

تیسری جگہ فرمان الٰہی ہے: ﴿وإن یکاد الذین کفروا لیزلقونک بأبصارهم لمّا سمعوا الذکر﴾ [سورۃ القلم ۵۱] ''اور یقیناً قریب ہے کہ کافر اپنی نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں جب کبھی قرآن سنتے ہیں۔'' امام ابن کثیرؒ (لیزلقونک) کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''وہ اپنی حاسدانہ نگاہوں سے آپ کو نظر بد لگانا چاہتے ہیں۔ اور اس آیت مبارکہ میں اس بات کی دلیل ہے کہ نظر بد کا لگ جانا اور اس کی دوسروں پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے تاثیر حق ہے۔ [تفسیر القرآن العظیم]

ابن القیم فرماتے ہیں: کئی مفسرین نے (لیزلقونک) کی تفسیر نظر بد سے کی ہے۔ کفار قریش نے چند معروف نظر لگانے والوں کے ذریعے اللہ کے رسول ﷺ کو نظر بد لگانے کی کوشش کی، انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو جب دیکھا تو کہنے لگے ''ہم نے شخصیت اور قوت دلیل میں اس کی طرح کوئی نہیں دیکھا۔'' اور ان میں سے بعض نظر بد لگانے میں اتنے ماہر تھے کہ جب ان کے پاس کوئی موٹا تازہ اونٹ گزر جاتا تو وہ اس پر نظر بد لگا کر نوکر سے کہتے تھے: ترازو اور پیسے لے جا، اس اونٹ کا گوشت لے کر آ۔ نظر بد کا شکار اونٹ تھوڑا سا چلتا، پھر پہلو کے بل گر جاتا۔ تب اس کا گوشت فروخت ہوتا تھا۔ [بدائع الفوائد]